بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد	۶ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ؛ ۱۶ اخاء ۱۳۵۹ ہش ؛ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ دن دور نہیں جب مسلمان پھر سپین پہنچیں گے

جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے

(سیدنا حضرت المصلح الموعود کا سپین کے بارے میں ایک اہم تاریخی خطبہ)

"تاریخ اسلام کی ان باتوں میں سے جو مجھے بہت پیاری لگتی ہیں۔ ایک بات ایک ہسپانوی جرنیل کی ہے جس کا نام غالباً عبدالعزیز تھا...... (دشمن کا) قریباً ایک لاکھ کا لشکر تھا جو قلعہ کے باہر جمع تھا وہ اکیلا ہی تلوار لے کر نکلا۔ دشمن پر حملہ کر دیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ بے شک اس کی شہادت کے باوجود سپین میں مسلمانوں کی حکومت تو قائم نہ رہ سکی۔ مگر اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہ گیا۔ اور موت اسے نہ مٹا سکی...... لیکن کبھی سپین کے حالات کا میں مطالعہ نہیں کرتا یا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ باتیں میرے ذہن میں آئی ہوں اور اس جرنیل کے لئے دعائیں نہ نکلتی ہوں۔ اس کے خون کے قطرے آج بھی سپین کی وادیوں میں ہم کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ اور میرے خون کا انتقام لو۔ بے شک وہ بہادر جرنیل مر گیا۔ مگر مرتا ہے کیا؟ کیا یوں لوگ نہیں مرتے؟......

آج بھی اس کی کشش ہمیں سپین کی طرف بلا رہی ہے اگر مسلمانوں کی غیرت قائم رہی۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت سے ظاہر ہوتا ہے نہ صرف قائم رہے گی بلکہ ترقی کرے گی اور پہلے سے بھی بڑھ کر ظاہر ہو گی۔ تو وہ دن دور نہیں جب اس جرنیل کے خون کے قطروں کی پکار اس کی جنگلوں میں چلانے والی روح اپنی کشش دکھائے گی اور سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ اس کی روح آج بھی ہمیں بلا رہی ہے۔ اور ہماری روحیں بھی یہ پکار رہی ہیں۔ کہ اے شہید وفا! تم اکیلے نہیں ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نور کو وہاں پھیلائیں گے۔"

(الفضل ۶ ہجرت / مئی ۱۳۲۳ ہش ۱۹۴۴ء مسلم)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لنڈن سے آمدہ ۱۲ اکتوبر کی اطلاع بنام جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں اور برکات کی بارش ہمارے پیارے اور محبوب آقا پر برسائے رکھے۔ آپ کو ہر مشکل اور تکلیف سے بچائے رکھے۔ آپ کے اعلیٰ عالمگیر مقاصد دینیہ میں اپنے فرشتوں کی تائید سے نوازے آمین

○ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی چند روز کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ لاہور میں آپ کا ایڈریس ۷-۸-۱۰ ماڈل ٹاؤن ہے اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور اپنی برکات کی پناہ میں رکھے آمین۔

○ مکرم بابو قاسم دین صاحب ناظم ضلع سیالکوٹ آنکھوں کے اپریشن کے لئے فیصل آباد تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر فرمایا:

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے آپ کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

محمود احمد ؛ پرنٹر۔ سید عبدالحی۔ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ
الفضل ربوہ
۶ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ
۱۶ اخاء ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہولناک ویرانے کی آبادی کا خُدائی سامان

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے غیر معمولی فضل اور تائید و نُصرت کے ایک درخشندہ نشان کے طور پر لازوال خوشی کا وہ دن دکھایا جس کے دیکھنے کے لئے پانچ سات سو سال سے اُمّتِ محمدیہ کے دردمند دل تڑپ رہے تھے۔ خوشی کا یہ دن وہ روزِ سعید ہے کہ جس کی مبارک ساعتوں میں ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعائیں کرتے ہوئے سرزمینِ اُندلس میں قرطبہ شہر کے قریب وہاں کی سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور اس طرح ایک ہولناک روحانی ویرانے کو صدہا سال کے طویل وقفہ کے بعد از سرِ نو آباد کرنے کا خدائی سامان منصۂ شہود پر آیا۔

اس میں کیا شک ہے کہ سرزمینِ سپین آج سے پانچ سو سال قبل (جبکہ جنوری ۱۴۹۲ء میں سپین میں اسلام کی عظمتِ رفتہ کے آخری نشان غرناطہ نے عیسائیوں کے آگے ہتھیار ڈالے) ایک ہولناک روحانی ویرانے میں تبدیل ہو گئی تھی اور اُس وقت سے ہی یہ ویرانہ مہیب سے مہیب تر ہوتا چلا آ رہا تھا اور اس امر کے کوئی آثار نہ تھے کہ یہ ویرانہ پھر کبھی آباد ہو گا۔ عیسائی مؤرخین بہت تعلّی آمیز لہجے میں اپنی کتب تواریخ میں یہ لکھتے چلے آ رہے تھے کہ آٹھ سو سال وہاں پر حکمران رہنے کے بعد سپین سے اسلام کو ایسا دیس نکالا ملا ہے کہ اب یہ اس سرزمین میں کبھی واپس نہیں لوٹے گا لیکن خدا تعالیٰ نے یہ مقدّر کر رکھا تھا کہ یہ روحانی ویرانہ آخری زمانہ میں مسیح موعود اور اس کے خلفاء کے ذریعہ پھر آباد ہو گا اور اس کے اپنے دیکھاتے ہی اس ویرانے کو پھر آباد کریں گے۔

سو الحمد للہ ثم الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے نتیجہ میں پہلے سیدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی نے مبلغِ اسلام مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو وہاں بھجوایا اور اس طرح ہسپانوی مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں معرضِ وجود میں آئی اور اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین کی سرزمین میں اسلامی تہذیب کے قدیم گہوارے قرطبہ کے نواح میں وہاں کی سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھ کر دنیا پر آشکار کر دکھایا کہ اس ہولناک روحانی ویرانے کی قسمت پھر سے جاگ اُٹھی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے توحیدِ حقیقی کے متوالوں یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں سے پھر آباد کر کے دکھائے گا اور یہاں کی فضائیں اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی بلند بانگ آوازوں سے پھر گونجنے لگیں گی۔ اسلام کی عظمتِ رفتہ پھر لوٹ آئے گی اور اس شان سے لوٹ آئے گی کہ پھر قیامت تک اسے کوئی مٹا نہیں سکے گا۔

اس لحاظ سے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں سرزمینِ سپین میں اسلام کی عظمتِ رفتہ کے لوٹ آنے کی بشارت کے ایک تابندہ نشان کی شکل میں جو خوشی عطا کی ہے وہ ایک دائمی خوشی ہے۔ ہمارا اس پر خوش ہونا اور خوشی سے اُچھلنا بجا ہے لیکن مومن کی خوشی اسے از خود رفتہ نہیں ہونے دیتی بلکہ من جانب اللہ خوشی میسر آنے پر وہ اَور زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے اور اپنی استعداد کی آخری حد تک اس کی حمد بجا لانے اور شکر ادا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان پر کہ اُس نے محض اپنے فضل سے سپین میں اسلام کو پھر سربلند کرنے اور وہاں کے روحانی ویرانے کو دائمی طور پر آباد کرنے کے لئے پانچ صدیوں کے طویل وقفہ کے بعد سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ مجسّم حمد اور شکر بن جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور کمال عاجزی اور تضرّع سے یہ دعا کرے کہ وہ اپنے فضل سے ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور سپین کی اس سب سے پہلی مسجد کو جس کی بنیاد حضور ایدہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی ہے وہاں اسلام کے موعودہ غلبہ کا پیش خیمہ بنائے اور اس کی تعمیر کے بعد وہاں اسلام آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے یہاں تک کہ بجز اسلام کے وہاں کوئی اَور مذہب قابلِ ذکر حالت میں باقی نہ رہے۔

پھر اس لحاظ سے بھی ہم پر حمد اور شکر میں استغراق واجب ہے کہ یہ خوشی اللہ تعالیٰ نے ہمیں چودھویں صدی ہجری (جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب مسیح موعود کی بعثت ظہور میں آئی) کے اختتام پر عطا کی ہے۔ اور پھر اس کے ذریعہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کے تحت غلبۂ اسلام کی نئی صدی کے استقبال کی تیاریوں کا ایک اَور مرحلہ کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ طے ہوا ہے اور ہوا بھی ہے ناروے میں وہاں کی سب سے پہلی مسجد کے افتتاح کے معاً بعد۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے پے در پے دو خوشیاں جمع کر دکھائیں۔

یہ ہمارے رحمٰن و رحیم خدا کا ہم پر خاص کرم ہے کہ وہ اپنے فضلوں سے ہمیں پیہم نوازتا چلا آ رہا ہے۔ ہم عون و نصرت کا دمبدم ظہور دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔ اُس کے فضل اور اس کی رحمتیں اس کثرت سے اور اس تواتر سے نازل ہو رہی ہیں کہ ہم انہیں شمار ہی نہیں کر سکتے۔ جب عون و نصرت اور فضل و رحمت کے پیہم نزول کا یہ عالم ہے تو اس کا ایک بدیہی تقاضا یہ ہے کہ ہمارا کوئی لمحہ بھی حمد اور شکر سے خالی نہیں ہونا چاہیئے اور ہمیں حمد اور شکر کو اس قدر لازم پکڑنا چاہیئے کہ ہم مجسّم حمد اور شکر بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل دعائیں کرتے چلے جائیں کہ وہ ہمیشہ ہی پہلے سے بڑھ کر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں نازل فرماتا چلا جائے۔

ہم اپنی ان معروضات کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک دُعا پر ختم کرتے ہیں۔ یہ وہ دُعا ہے کہ جس کی قبولیت کے آثار ہم ہر روز مشاہدہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ حضور اپنے ربّ کریم کے حضور عرض کرتے ہیں:-

"اے ہمارے ربّ! ہم تیرے حقیر اور عاجز بندے ہیں۔ ہم تیرے کمزور اور بے کس بندے ہیں۔ ہم تیرے بے یار و مددگار بندے ہیں۔ ہم تیرے بے زر اور بے مال بندے ہیں۔ ہم تیرے قدموں کو پکڑتے ہوئے اور تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ اے خدا! تو ہماری ان حقیر کوششوں کی کم مائیگی اور کمزوری کی طرف نہ دیکھ، اُس جذبہ کو دیکھ جو ہمارے دلوں میں سمندر کی طرح موجزن ہے۔ ہمیں ہر لمحہ یہ خیال تڑپاتا ہے کہ کسی طرح تیرے بندے جلد تیری گود میں واپس آ جائیں وہ ایک لمحہ بھی شیطان کی گود میں نہ رہیں۔ اے خدا! تو ہماری ان کوششوں میں برکت ڈال اور آسمان سے فرشتوں کے نزول سے ہماری مدد فرما۔ جسمانی لحاظ سے بھی ہمیں صحت مند رکھ۔ ہمارے اندر اپنی محبّت کی وہ تپش پیدا کر جو اس گہری دھند کو، سردی کی اس شدید لہر کو اور ان آبی بخارات اور ان کے بُرے اثرات کو مٹا دیتی ہے۔ اے خدا! تیری محبّت کی گرمی ہمارے وجود کو گرم رکھے اور ہمیں عملِ پیہم کی توفیق عطا کرتی رہے۔"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ ۷۴، ۷۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

(۲)

چنانچہ اخلاق اللہ کی بہترین مثال اور حسین ترین نمونہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی ہے جن کی نسبت خدا تعالےٰ نے خود فرمایا ہے:۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ۔"

(احزاب)

کہ وہ جو خدا تعالےٰ کی ملاقات کے امیدوار اور قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ باجود خوبصورت ترین نمونہ ہے جس کو مشعلِ راہ بنا کر اور ان کے اخلاق سے خود متصف ہو کر وہ خدا کے پیار اور اس کی محبت کی بے بہا دولت پا سکتے ہیں۔

جیسا کہ قرآن مجید کی ایک دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

"قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"

(آل عمران)

کہدو کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرے نقشِ قدم پر چلو۔ میرے اخلاقِ فاضلہ کی نقل کرو تو تم بھی خدا کے محبوب بن جاؤ گے

پس ثابت ہوا کہ رسول اللہ خدا تعالیٰ کے اخلاق کی بہترین تصویر اور حسین ترین نمونہ ہیں۔ جس کے خدوخال اور جملہ نقوش کو اپنے لوحِ قلب پر مرتسم کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد اس بارے میں رقمطراز ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔ آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے۔ غرض ہر طرح اور ہر پہلو میں چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بیجا غصہ اور عداوت نہ ہو۔ صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپ "تخلقوا باخلاق اللہ" کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں"۔

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

پس اب جب کہ یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ" کی مجسم تصویر تھے تو یہ ظاہر بات ہے کہ جو ہستی بھی خدا تعالےٰ کے تمام اخلاق اپنے اندر لے لے گی۔ وہ لازماً دنیا میں اس کا مظہرِ اتم اور خلیفۂ اعظم قرار پائے گی اور اسے "قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى" کا رفیع الشان مقام حاصل ہوگا۔ کیونکہ وہ ہستی اگر ایک طرف خدا تعالےٰ کے عشق میں فنا ہوگی تو دوسری طرف اس کی مخلوق کی ہمدردی و خیرخواہی میں خود کو بھول چکی ہوگی۔ چنانچہ عشقِ الٰہی میں یہی وہ ارفع و اعلیٰ مقام ہے جس کو قرآن مجید میں ——

"ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى" (نجم)

سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد اس ارفع و اعلیٰ مقام کی شان میں رقم فرما ہیں۔

"قرآن شریف میں اشارہ فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسانِ کامل ہونے کی شان میں فرمایا:۔

"دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى"

یعنی یہ رسول خدا کی طرف چڑھا اور جہاں تک امکان میں ہے خدا سے نزدیک ہوا اور قرب کے تمام کمالات کو طے کیا اور لاہوتی مقام سے پورا حصہ لیا اور پھر ناسوت کی طرف کامل رجوع کیا۔ یعنی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے تئیں پہنچایا اور بشریت کے پاک لوازم یعنی بنی نوع (انسان) کی ہمدردی اور محبت سے جو ناسوتی کمال کہلاتا ہے۔ پورا حصہ لیا۔ لہٰذا ایک طرف خدا کی محبت میں اور دوسری طرف بنی نوع (انسان) کی محبت میں بھی کمال تام تک پہنچایا۔ پس چونکہ وہ کامل طور پر خدا سے قریب ہوا اس لئے دونوں طرف کے مساوی قرب کی وجہ سے ایسا ہوگیا۔ جیسا کہ دو قوسوں میں ایک خط ہوتا ہے"

(ریویو آف ریلیجنز جلد اوّل)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى"

پھر نزدیک ہوا (یعنی اللہ تعالےٰ سے) پھر نیچے کی طرف اترا (یعنی مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے نزول کیا) پس اسی جہت سے کہ وہ اوپر کی طرف صعود کر کے انتہائی درجۂ قرب تام کو پہنچا اور اس میں اور حق میں کوئی حجاب نہ رہا اور پھر نیچے کی طرف اس نے نزول کیا۔ اور اس میں اور خلق میں کوئی حجاب نہ رہا۔ یعنی چونکہ وہ اپنے صعود اور اپنے نزول میں اتم و اکمل ہوا۔ اور کمالات انتہائیہ تک پہنچ گیا۔ اس لئے دو قوسوں کے بیچ میں یعنی وتر کی جگہ میں جو قطر دائرہ ہے اتم و اکمل طور پر اس کا مقام ہوا۔ بلکہ وہ قوس الوہیت اور قوسِ عبودیت کی طرف اس سے بھی زیادہ تر جو خیال و گمان و قیاس میں نہیں آسکتا نزدیک ہوا۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۱۶، ۲۱۷ حاشیہ)

مزید لکھتے ہیں:۔

"جو تشبیہات قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ظلی طور پر خدا وند قادر مطلق سے دی گئی ہیں ان میں سے ایک یہی آیت ہے جو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى"۔

یعنی وہ (حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی ترقیات کاملہ قرب کی وجہ سے دو قوسوں میں بطور وتر کے واقع ہے۔ بلکہ ان سے نزدیک تر۔

اب ظاہر ہے کہ وتر کی طرف اعلیٰ میں قوس الوہیت ہے سو جب کہ نفسِ پاک محمدی اپنے شدتِ قرب اور نہایت درجہ صفائی کی وجہ سے وتر کی حد سے آگے بڑھا اور دریائے الوہیت سے نزدیک تر ہوا تو اس ناپیدا کنار دریا میں جا پڑا اور الوہیت کے بحرِ اعظم میں ذرہ بشریت گم ہوگیا اور یہ بڑھنا نہ مستحدث اور جدید طور پر نہیں بلکہ وہ ازل سے بڑھا ہوا تھا۔ اور ظلی اور مستعار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طور پر اس بات کے لائق تھا کہ آسمانی صحیفے اور الہامی تحریریں اس کو مظہر اتم الوہیت قرار دیں اور آئینہ حق نما ٹھہرائیں۔"
(سرمہ چشم آریہ ص۲۲۶، ص۲۲۷ حاشیہ)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد کے ان ارشادات سے ظاہر و باہر ہے کہ آپ کو یہ مسلّم ہے کہ سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خدا اور اس کی محبت میں وہ ارفع و اعلیٰ مقام حاصل تھا جس کو قرآن مجید میں قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ وہ مقام ہے جس کی بلندی و رفعت کے متعلق حضور ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

"آں مقامِ کو داد بدلدارے قدیم
کس نہ فہمد شانِ آں از وِ اصلاں کردگار"

آخر میں یہ عرض کروں گا کہ آیتِ زیرِ نظر کی تفسیر میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہ ارشادِ گرامی بھی سرمۂ بصیرت کا کام دیتا ہے۔ فرمایا:۔
"کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ كُلُّهُ"
کہ آپ مجسم قرآن تھے۔ اس لئے یہ آیۂ کریمہ اس نقطۂ نگاہ سے بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ اس کے مختصر سے چار لفظوں میں حضور پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حیات مطہرہ کا پورا پورا عکس موجود ہے۔ اس لئے حضور پُرنور کی سیرت طیبہ کو بیان کرنے اور قرآن مجید کی ان بعض آیاتِ متشابہات کی وضاحت کے لئے جن کو دشمنانِ اسلام آپ کی مطہر و مقدس زندگی پر حرف گیری کرنے کے لئے ہدف تنقید بناتے ہیں۔ بڑی کارآمد اور کلید کا کام دیتی ہے خوشی کی بات ہے کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اس ارشادِ گرامی کے مطابق بھی اس بارے میں اظہارِ خیال فرمایا ہے۔

حضور فرماتے ہیں:۔
"جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالےٰ کی قولی کتاب ہے اور قانونِ قدرت اس کی فعلی کتاب ہے اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔"
(ملفوظات جلد نہم ص۱۷)

ضلع بہاولنگر میں تربیتی جلسے

ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر ۱۹۸۰ء میں جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر میں مندرجہ ذیل تربیتی جلسے منعقد ہوئے جن میں اللہ تعالیٰ کی توحید، تعلق باللہ، حبِ الٰہی، سیرت و شان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ عالمگیر غلبۂ اسلام اور جماعت احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود کے علم کلام کی مقبولیت اور دیگر بہت سے دینی و تربیتی اور اصلاحی مواضیع پر بہت مؤثر و دلنشیں ایمان افروز اور معلومات افزا تقاریر ہوئیں۔ قرآن کریم و حدیث شریف اور ملفوظات کے درس ہوئے جن سے اطفال، خدام، انصار، بزرگوں اور غیر از جماعت حضرات نے بھی استفادہ کیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ضلع میں دینی بیداری اور مسابقت الی الخیر کی ایک دل خوش کن رَو چل پڑی ہے بہت سی جماعتیں اپنے ہاں ایسے تربیتی اجتماع کرنے کا تقاضا کر رہی ہیں۔ الحمد للہ۔ ان جلسوں میں مندرجہ ذیل مقررین نے خطاب فرمایا۔ ہر تقریب اجتماعی دعا کے ساتھ شروع اور ختم ہوتی رہی۔ (۱) چک ۹۳/۶-آر:۔ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۸۰ء بعد نماز عشاء مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب شاد انسپکٹر بیت المال اور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب قمر مربی ضلع نے خطاب کیا یکصد احباب نے استفادہ فرمایا۔ (۲) ڈیرہ باجوہ:۔ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۰ء صبح ۱۰ بجے تا ساڑھے بارہ بجے نہایت کامیاب تربیتی اجتماع ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے انجام دیئے۔ صدر جلسہ کے علاوہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق۔ مکرم ناصر احمد صاحب قمر اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے اظہار خیال فرمایا۔ یکصد سے زائد غیر از جماعت حضرات بھی مدعو تھے یہ تقریب محترم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ کے بیٹے مکرم احمد نصر اللہ صاحب کی دعوت ولیمہ کے پُرمسرت موقع پر منعقد ہوئی۔ (۳) چک ۱۶۹ مراد:۔ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء پانچ گھنٹے تک بہت کامیاب تربیتی اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ چک ۱۶۹ مراد کے ارشاد پر مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ اور دوسرے اجلاس کی صدارت خاکسار نذیر احمد خادم ناظم ضلع بہاولنگر نے کی۔ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب۔ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب شاد مکرم جناب ناصر احمد صاحب قمر۔ مکرم میاں مقبول احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ۔ مکرم رانا نصرت احمد صاحب ناصر نائب ناظم ضلع اور خاکسار نذیر احمد خادم نے تقاریر کیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان تربیتی اجلاسوں کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے اور ہمیں حضور سے شرف ... (نذیر احمد خادم ناظم ضلع بہاولنگر)

کس نے پھر اندلس میں جا گاڑا لِوا توحید کا

دوستو! پوچھو تو ہے وہ کون دیں کا شہریار
جس کی فرقت میں ہے کچھ مدت سے "ربوہ" بے قرار
کون ہے یورپ میں اب دن رات معروفِ جہاد
کس کو پا کر ہیں ہزاروں دل وہاں مسرور و شاد
کر دیا کس نے اُجالا نورِ فرقاں سے وہاں
محفلیں کس نے سجا دیں علم و عرفاں سے وہاں
کس نے پھر اندلس میں جا گاڑا لِوا توحید کا
تذکرہ ہے پھر وہاں تہلیلؔ اور تحمید کا!
مسجدوں کی کس نے رکھ دیں جا کے بنیادیں وہاں
نام بھی اسلام کا لینا نہ ممکن تھا جہاں
شرک ہے کس کے وہاں جانے سے مٹتا جا رہا
قریہ قریہ حق ہے باطل سے نمٹتا جا رہا!
کس کو حاصل نصرت و تائیدِ ربانی ہے آج
نیک طبعوں کے دلوں پر کر رہا ہے کون راج!
کس کو سرکارِ دو عالم کی غلامی پر ہے فخر
کس کا شیوہ ہے بہرحالت دعائیں اور صبر
خاص جذبہ خدمتِ قرآن کا کس کو ملا
معجزہ حجت کا اور برہان کا کس کو ملا
کس کے انفاس مسیحائی میں ہے ایسا اثر
مُردے صدیوں کے بھی زندہ ہو رہے ہیں سربسر
کون عشقِ سیدِ ابرار میں سرشار ہے
سر سے پا تک ذات کس کی مہر و لطف و پیار ہے

اے خداوند پاسبانی میں رہیں تیری وہاں
سر پہ رکھنا اُن کے اپنی رحمتوں کا سائباں
خالقِ تقدیرِ عالم اے رحیم و مہرباں
پھولتے پھلتے رہیں یہ گلستاں اور باغباں

لو سنو اب ہے کون از مردانِ فارس وہ امام
حضرتِ ناصرؔ ہے ایدہ اللہ اُن کا نام نامی، والسلام

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

۱؎ مراد کلمہ شہادت ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

"ایک سالن"

(مکرم حسن محمد خان صاحب عارف ربوہ)

سن چونتیس پینتیس کا زمانہ تھا جماعت احمدیہ پر سے ایک طوفان گذر چکا تھا۔ اُس وقت اس جماعت کے امام کے دل میں ایک الٰہی تحریک ڈالی گئی جو انہوں نے اپنی جماعت کے آگے رکھ دی۔ ایک احمدی کی زندگی میں یہ انقلاب کا آغاز تھا۔ میں اس زمانہ میں شملہ میں غالباً آٹھویں جماعت میں تعلیم پا رہا تھا جب اس تحریک کا اعلان اور آغاز ہوا۔ کچھ ایسی بڑی سمجھ تو نہ رکھتا تھا لیکن گرد وپیش کے حالات سے بہت کچھ اخذ کرتا اور متاثر بھی ہوتا۔ حضرتِ امام نے اس تحریک کا نام تحریک جدید رکھا۔

آپ نے جماعت سے انیس 19 مطالبات فرمائے اور ناممکن مطالبہ تو کوئی بھی نہ تھا لیکن جب دوسرے ان مطالبات کے بارہ میں سنتے تو انگلیاں دانتوں میں آجاتیں۔ مختلف طبقوں سے مختلف مطالبات تھے دکانداروں سے بھی کچھ طلب کیا۔ کچھ ڈاکٹروں حکیموں سے کچھ پڑھے لکھوں سے اور کچھ صاحب اثر لوگوں اور امیروں سے بھی کیا۔ لیکن بعض مطالبات تو سبھی سے کیے آخری مطالبہ پچیس ہزار کی رقم کا تھا جس سے ممالک غیر میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنا تھا۔ جماعت نے پچیس ہزار کے مطالبہ کو سر آنکھوں سے لگایا اور اسی کو چار سے ضرب دے کر یہ رقم اپنے خلیفہ کے قدموں میں بصد احترام رکھ دی یعنی پچیس ہزار نہیں ایک لاکھ کے قریب پیش کرنے کی سعادت حاصل کی یہ رقم ان چندوں سے سوا تھی جو جماعت معمول کے چندوں کے طور پر دیا کرتی تھی مثلاً چندہ عام۔ چندہ وصیت۔ کشمیر فنڈ۔ مقامی چندے زکوٰۃ۔ صدقات وغیرہ وغیرہ

غریب لوگوں کی غریب جماعت چندوں کے بوجھ سے دبی ہوئی۔ لیکن خدمتِ اسلام کے جذبہ سے سرشار۔ کسی کے ماتھے پر بل نہیں آیا۔ مگر اس مشکل کے حل کے لیے امام جماعت نے ان راستوں کی نشاندہی کر دی جن پر چل کر یہ سارا کام سہل ہو گیا ان راستوں میں پہلا راستہ "سادہ زندگی" تھا۔ اور سادہ زندگی کی ابتدا "ایک سالن" سے کی حکم ہوا کہ احمدی کے دسترخوان پر ایک سے زائد سالن نہ ہو۔ غریب کے پاس تو بعض اوقات ایک سالن بھی نہ ہوتا تھا۔ اس لیے اسے تو کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی البتہ خوشحال لوگوں کے لیے دشواریاں پیدا ہو گئیں۔ انگریزی حکومت کا زمانہ تھا۔ ہر چیز کی ارزانی اور فراوانی۔ آج ہم اپنے بچوں کو یہ بتاتے ہیں کہ بیٹا اس زمانہ میں بکرے کا گوشت ۲۴/۱ روپیہ سیر ہوتا تھا تو بچہ کہتا ہے کہ اچھا پھر پندرہ روپے سیر ہوگا لیکن جب اسے یہ بتاتا ہوں کہ بیٹا ہم چھ آنے کا سیر گوشت لایا کرتے تھے تو بچہ کے چہرہ کے تاثرات دیکھنے والے ہوتے ہیں۔ طنز۔ پریشانی اور بے یقینی اس کے چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے وہ طنزیہ انداز میں کہتا ہے کہ یہ تو مذاق ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا بکری کا گوشت اور چھ آنے کا سیر؟ آج تو قصائی چھ آنے کے سیر چھیچھڑے بھی نہیں دیتا لیکن اسے یہ کہہ کر خاموش کرا دیا جاتا ہے کہ کیا ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ بچہ چپ تو ہو جاتا ہے لیکن اس کے چہرہ کی لکیریں بتا رہی ہوتی ہیں کہ آپ کے کہنے سے مان تو لیتا ہوں لیکن ویسے ہے یہ سب غلط۔

وہ لوگ جو اپنے دسترخوان پر چار چھ کھانے رکھنے کے عادی تھے وہ اب ایک سالن پر کیسے آجائیں لیکن امام کا حکم بھی تو ٹالا نہیں جا سکتا تھا کوئی دریافت کرتا کہ حضور کیا سالن کے ساتھ پیاز دوسرا سالن سمجھا جائے یا وہ سالن کے ساتھ ایک ہی کھانا سمجھا جائیگا جواب ملا جو لوگ پیاز کو بطور سالن استعمال کرتے ہیں ان کے لیے ایک اور جو چسکہ کے لیے استعمال کریں ان کے لیے دو۔ پھر کسی نے پوچھا کہ کیا سالن کے ساتھ دہی دوسرا سالن شمار ہوگا تو جواب ملا کہ یا دہی استعمال کرو یا سالن صرف ایک چیز کے استعمال کی اجازت ہے پھر کیا اچار مربہ یا چٹنی بھی دوسرا سالن شمار ہوگا غرض قسم قسم کے سوالات آتے لیکن حضرت امام تو اس بات پر تلے ہوئے تھے کہ احمدی کو سادہ زندگی کی ڈگر پر چلا کر رہیں گے کسی کا لحاظ نہیں کیا بس ہر جہت سے یہی حکم تھا کہ دسترخوان پر سالن ایک ہی ہوگا اس سے زائد کی اجازت نہیں

اب اس کے نتائج بھی ظاہر ہونے شروع ہوئے باورچی خانہ کے اخراجات میں نمایاں کمی شروع ہو گئی اور اکثر لوگوں نے تو اس بچت کو برکت سمجھا اور تحریک جدید میں چندہ دے دیا۔ کچھ عرصہ بعد جبکہ تحریک جدید کے مطالبات زوروں پر تھے ایک دوست سے ملاقات ہوئی ان دنوں ہم کالج میں ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا ہمارے ابا کی صحت بہت اچھی ہو گئی ہے میں نے پوچھا وہ کیسے تو کہنے لگے کہ اب ہمارے دسترخوان پر صرف ایک سالن ہوتا ہے ہمارے ابا سادہ قسم کھاتے ہیں جس سے ان کا نظامِ ہضم درست ہو گیا ہے پہلے انہیں اپنے دسترخوان پر تین چار کھانوں کا شوق ہوتا تھا ہر سالن کے ساتھ ایک روٹی مزید کھاتے اور یوں پانچ چھ روٹیاں کھا جاتے اب ایک سالن ہوتا ہے اس لیے بس دو ڈھائی سے زیادہ نہیں کھاتے بدہضمی۔ خفقان۔ ریح کا پیدا ہونا۔ دل کی دھڑکن سب ٹھیک ہو گئے ہیں یہ سب تحریک جدید کے "ایک سالن" کی برکت تھی ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ ایک دوست کے ہاں بیٹھے بیٹھے شام کے کھانے کا وقت ہو گیا تو انہوں نے اصرار کیا کہ کھا کر جاؤں بے تکلفی تھی بیٹھ گئے جب کھانا چنا گیا تو دیکھا کہ چاول بھی ہیں۔ روٹی بھی ہے۔ بھنا گوشت بھی رکھا ہے دہی بھی ہے۔ ایک سالن محض سبزی کا ہے۔ دال بھی تھی۔ ایک پیالی میں اچار دوسری میں مربہ تیسری میں چٹنی ایک پلیٹ میں ٹماٹو کیچپ بہار دے رہا تھا میں نے اپنے اس دوست سے کہا کہ اگر تم ان سات سالنوں کو کم کر کے صرف ایک سالن کر دو تو تمہیں بڑا فائدہ ہوگا۔ تو بولے یہ سات تو نہیں دو تین ہیں۔ گوشت ہے۔ سبزی ہے اور دال کی ڈش ہے یہ تو تین ہوئے سات کیسے ہوئے میں نے اس سے کہا کہ تحریک جدید کی اصطلاح میں یہ دہی۔ یہ اچار۔ یہ مربہ یہ چٹنی۔ یہ ٹماٹو کیچپ سب سالن ہیں اور میری مانو تو یہ جو تمہیں تبخیر کا مرض ہے یہ "ایک سالن" سے دور ہو جائیگا تبخیر ختم ہوئی تو خفقان ختم ہو جائیگا پھر یہ جو تم کہتے ہو کہ میرے دل کی دھڑکن میں خلل ہے وہ درست ہو جائیگی اگر معدہ ٹھیک ہو گیا تو تمہاری بواسیر کو بھی آرام آجائیگا۔ ہمارے اس دوست کو انتڑیوں میں سوزش اور زخم کی شکایت ہے اگر سات سالن استعمال ہونگے تو انتڑیوں کے زخم ہرے ہی رہیں گے۔ انہیں آرام نہیں آسکتا اسے یہ بھی بتایا کہ یہ انتڑیوں کے زخم اچھے ہو جائیں گے۔ علاوہ جو دوائیوں کی نصف کم میں آتی ہے اور لوگوں کی گاڑیاں کیمسٹوں کی نذر ہوتی ہیں یہ ان کی تجوریوں میں جانے کی بجائے تمہاری جیب میں رہیں گی۔

یہ سب باتیں تو اسے ہم نے ہنسی ہنسی میں سنا دیں لیکن ایک بات ذرا سنجیدگی سے بھی سنائی اور اسے بتایا کہ صوفیاء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کا رزق اس کی پیدائش سے پہلے ہی مقرر کر رکھا ہے کہ اس شخص کو اس کی زندگی میں اتنا رزق دیا جائیگا۔ اس لیے جو شخص اپنا حصہ جلد ختم کر لیتا ہے اللہ میاں اسے جلد اپنے پاس واپس بلا لیتا ہے اور جو تھوڑا کھاتا ہے اور اپنا رزق دیر سے ختم کرتا ہے اسے اس دنیا میں رہنے کا مزید موقعہ ملتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہوتی ہے اور وہ دیر تک اس دنیا میں رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ یہ کم خوری کا نسخہ صوفیاء ہے۔ جس سے صحت اچھی رہتی ہے اور عمر دراز ہوتی ہے۔ ہمارے یہ دوست کچھ سوچ میں تو پڑ گئے لیکن اب یا تو وہ جانیں یا اللہ ہی جانے کہ تحریک جدید کے "ایک سالن" والا نسخہ انہوں نے استعمال کرنا شروع بھی کیا ہے یا نہیں۔

تحریک جدید کے "ایک سالن" والا نسخہ ہماری صحت کا ضامن ہے اخراجات میں کمی ہوگی اور جو بچت ہو تو اگر اس کا ایک حصہ اللہ کی راہ میں تحریک جدید کے چندہ کے طور پر خرچ کیا جائے تو آخرت میں جنت بھی اسی "ایک سالن" کی بدولت مل جائے گی۔

اعلان برائے سالانہ رپورٹ

سالانہ رپورٹ ۷۹-۱۹۷۸ء دفتر لجنہ مرکزیہ میں کافی تعداد میں موجود ہے جن لجنات نے ابھی تک سالانہ رپورٹ نہیں خریدی فوری توجہ دیں کیونکہ اس کی اشاعت پر کافی خرچ آیا ہے اگر اس کی قیمت وصول نہ ہوئی تو سارا بوجھ بجٹ پر پڑیگا نیز ہر لجنہ کو بطور ریکارڈ بھی رپورٹ رکھنی چاہیئے جو نئی لجنات ہیں وہ بھی رپورٹ منگوائیں تا پتہ لگے یہ کام کس طرح کرنا ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیصل آباد میں تربیتی اجتماع اور وقار عمل

قیادت دارالفضل کے زیر انتظام مورخہ ۲۶ر اگست بروز جمعۃ المبارک صبح ۷ بجے ۴۸ خدام و اطفال نے مسجد فضل فیصل آباد میں وقار عمل کیا جو ۹ بجے صبح تک جاری رہا۔ اطفال کا یک روزہ تربیتی اجتماع صبح ۹ بجے مسجد فضل میں شروع ہوا۔ ۵۰ اطفال اس میں شامل ہوئے۔ اطفال کے تلاوت۔ نظم اذان اور تقریری مقابلے ہوئے اس اجتماع کا دلچسپ پروگرام سوال و جواب کا "تشحیذ الاذہان انعامی مقابلہ" تھا۔ اس مقابلہ میں اوّل اور دوئم آنیوالے اطفال کے نام بالترتیب ایک سال اور چھ ماہ کیلئے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کروایا جاتا ہے۔ مکرم نائب امیر صاحب نے مختلف مقابلوں میں اوّل دوئم اور سوئم آنیوالے اطفال میں انعامات تقسیم کیے بعد میں کُلُوْا جَمِیْعًا ہوا

جمعہ کی نماز کے بعد قیادت دارالفضل اور قیادت دارالذکر کے خدام کے درمیان اشعار سنانے کا دلچسپ مقابلہ ہوا اشعار درثمین کلام محمود اور درعدن سے پڑھے گئے دونوں قیادتوں کی طرف سے پانچ پانچ خدام کی ایک ٹیم نے حصہ لیا اس پروگرام کی نگرانی محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فیصل آباد نے فرمائی۔ اس دلچسپ مقابلے کا فیصلہ قیادت دارالفضل کے حق میں رہا

کثیر تعداد میں احباب جماعت نے اس دلچسپ پروگرام کو سنا اختتام پر محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل فیصل آباد)

سپاس تعزیت و درخواستِ دعا

عاجزہ کے سرتاج مکرم عبدالحمید خان صاحب لاہور سے ربوہ آتے ہوئے ۱۰ ستمبر کو بس کے حادثہ میں وفات پا کر پیارے ہو گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اس عظیم اور اچانک صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت مجھ میں اور میرے کم عمر معصوم بچوں میں ہرگز استعداد نہ تھی۔ صرف اللہ کی رحمت تھی جس نے ہمیں اس مصیبت میں سہارا عطا فرمایا ہم اپنے مولا کریم کی ہر تقدیر پر راضی ہیں اور ہر حالت میں اسی کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ میں اپنے بزرگوں۔ بھائیوں اور بہنوں کی بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے کثیر تعداد میں میرے گھر تشریف لاکر یا بذریعہ خطوط تعزیت فرمائی اور میرا غم بانٹنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ان سب کو بہت بہت جزا دے۔ میں فرداً فرداً سب کے خطوط کا جواب لکھنے سے قاصر ہوں۔ لہٰذا ان سطور کے ذریعہ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

(عاجزہ رضیہ سلطانہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالعلوم شرقی ربوہ)

شکریۂ احباب

ہمارے تایا جان محترم حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر تالیف و اشاعت لٹریچر پر ہزاروں رشتہ داروں اور احباب جماعت کی طرف سے تعزیت کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ ہم ان تمام احباب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس دکھ میں ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہم ان سب احباب کے خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ اس لیے روزنامہ الفضل کے ذریعہ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے بہتر جزا دے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ محترم تایا جان کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔

(قاضی عبدالرشید قاضی بُک ورکشاپ نیلا گنبد لاہور)

برائے توجہ لجنات

تمام لجنات کے لیے اعلان کیا جاتا ہے سالانہ اجتماع میں شمولیت کرنیوالی ممبرات اور نمائندگان کی اطلاع مع تصدیق صدر لجنہ مقامی ۲۰ر اکتوبر تک اور اجتماع کے مقابلوں میں حصہ لینے والی ممبرات کی اطلاع ۳۰ر اکتوبر تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انتظام رہائش سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

۱۔ امسال انصار احباب کی رہائش کا انتظام لجنہ بیرکس میں ہوگا

۲۔ اراکین سے التماس ہے کہ موسم کے مطابق بستر ساتھ لا دیں۔

۳۔ بعض انصار دارالضیافت سے بستر کا تقاضہ کرتے ہیں جس کی گنجائش دارالضیافت میں نہیں ہوتی اس لیے انصار سے درخواست ہے کہ اپنا بستر موسم کے مطابق ساتھ لیکر آئیں تاکہ انکو وقت پر پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

(منتظم رہائش و مہمان نوازی
سالانہ اجتماع انصار اللہ)

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر کا دو روزہ اجتماع

۲ اور ۳ر اکتوبر کو مسجد نور راولپنڈی میں قیادت خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر کے تحت خدام کا دو روزہ اجتماع منعقد ہوا اجتماع کا افتتاح مکرم ملک محمود احمد صاحب قائد علاقہ نے کیا۔ اس اجتماع میں درس قرآن و حدیث کے علاوہ حفظ قرآن معلومات عامہ مشاہدہ معائنہ۔ مضمون نویسی۔ پیغام رسانی اور تقاریر کے مقابلے ہوئے مختلف زبانوں کا پروگرام اور علمی و تربیتی تقاریر بھی ہوئیں اختتامی اجلاس کی صدارت بھی مکرم ملک محمود احمد صاحب قائد علاقہ نے کی اجتماع میں ۱۵۰ خدام ۳۵ اطفال کے علاوہ دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ اجتماع خدا کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہا

(ناظم اشاعت قیادت راولپنڈی صدر)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم میجر سید سعید احمد صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی چندہ تعمیر مساجد بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے صاحبزادہ مکرم سید جلید احمد صاحب واقف زندگی حال مقیم سیرالیون کو وہاں کی حکومت نے پرنسپل کے عہدہ پر ترقی دی ہے نیز انکی صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط قاریہ صاحبہ متعلمہ الیف اے نے قرآن کریم کا ترجمہ معہ تفسیر اپنی والدہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے ختم کر لیا ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ ہر دو کے اعزازات کے مبارک ہونے کیلئے دعا فرمادیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو دنیوی ترقیات کے ساتھ ساتھ اپنے نانا مرحوم کے نقش قدم پر چل کر ان کا وارث بنائے۔

۲۔ محترمہ سارہ خانم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالقدیر صاحب فیصل آباد نے تعمیر مساجد کے لیے ۵۰۰/- روپیہ کی رقم بھجواتے ہوئے اس دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۳۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا گذشتہ دنوں لاہور میں پتہ کا آپریشن ہوا ہے جو اللہ کے فضل سے کامیاب رہا ہے ابھی مکمل شفایابی میں کچھ وقت لگے گا۔ اس لیے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ملک صاحب کو مکمل شفاء عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے

(محمد اختر قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر)

۴۔ میری چھوٹی ہمشیرہ اہلیہ مرزا محمد حسین صاحب فالج کی وجہ سے کراچی ہسپتال میں داخل رہی ہے احباب جماعت سے انکی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے اور اس تکلیف سے نجات دے آمین

(ملک عبدالرحیم قادیانی ربوہ)

۵۔ میں قریباً ایک سال دو ماہ سے اچانک ایک ابتلا میں آگیا ہوں جس کی وجہ سے ہمارا پورا خاندان بڑا پریشان ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہماری پریشانیوں کو دور کرنے کے سامان کر دے (صالح محمد ربوہ)

۶۔ خاکسارہ کے شوہر سید خالد مسعود صاحب (جو کہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں) کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مشین سے کام کرتے ہوئے زخمی ہو گئی ہیں براہ کرم سب احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے انہیں جلد شفا دے۔ آمین

(سیدہ شمائلہ خالد مکان ۱۱۱-اے مشین محلہ نمبر ۲
جہلم شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۱۶:-

میں جمن شاہ بیگم زوجہ راجہ محمد اشرف صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۰ میٹھن آباد ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۴/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۴ روپے سالانہ آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- جمن شاہ بیگم زوجہ محمد اشرف صاحب۔ چک نمبر ۲۰ میٹھن آباد ضلع گجرات
گواہ شد:- نصیر احمد شاد ولد چوہدری نواب دین صاحب بمقام ڈاکخانہ چک ۲۰ میٹھن آباد ضلع گجرات۔
گواہ شد:- صوبیدار محمد شریف ولد راجہ اللہ دتہ صاحب۔ چک نمبر ۲۰ میٹھن آباد ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۲۵۱۷:-

میں بشریٰ نزہت وسیم صاحب زوجہ ملک کلیم احمد صاحب خلیل قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جناح پارک سلطان پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند
(۲) زیورات طلائی کل وزن لہ سونا
(ا) چار تولے سونے کا ایک سیٹ
(ب) تین تولے سونے کا دوسرا سیٹ
(ج) گیارہ عدد چوڑیاں وزنی پانچ تولے۔ مالیتی بالترتیب (ا) -/۷۶۰۰ روپے (ب) -/۵۷۰۰ روپے (ج) -/۹۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- بشریٰ نزہت وسیم مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۲۸ جناح پارک سلطان پورہ لاہور۔
گواہ شد:- مولا بخش ولد چوہدری محمد دین صاحب موصی نمبر ۱۰۹۰۹ صدر حلقہ سلطان پورہ۔
گواہ شد:- محمد رمضان ولد میاں مولا بخش صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ سلطان پورہ

مسل نمبر ۲۲۵۱۸:-

میں ملک حمید الحق ولد حکیم ظفر الدین احمد نائب امیر شیخوپورہ قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۸/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:- ملک حمید الحق ابن ملک ظفر الدین احمد صاحب نائب امیر شیخوپورہ ۲/۸۴ احمد پورہ شیخوپورہ۔
گواہ شد:- میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ ضلع شیخوپورہ۔ وصیت نمبر ۱۷۷۱۴۔
گواہ شد:- ملک خالد محمود قائد خدام الاحمدیہ شیخوپورہ وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔

ایصالِ ثواب

مکرم محمد خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید مغلپورہ لاہور نے مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید کی چندہ تحریک جدید بقدر -/۱۷۷ روپیہ کی تفصیل بھجوائی ہے اس میں ایصال ثواب کیلئے حسب ذیل مرحومین کی طرف سے بھی چندہ لکھوایا گیا ہے
۱- مولانا ابوالعطاء صاحب ۲- قاضی محمد نذیر صاحب ۳- مولوی محمد اسحٰق صاحب ۴- میاں جان محمد صاحب ۵- مکرمہ مریم صاحبہ (خوشدامن) ۶- پندرہ فوت شدہ رشتہ دار۔ ۷- والدین ملک منظور احمد صاحب وسلیمہ صاحبہ۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

۷، ۸، ۹ نبوت/نومبر ۱۳۵۹ ہش/۱۹۸۰ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع تاریخی اہمیت کا حامل ہے مجالس سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس اجتماع میں شامل کریں اور تمام مجالس کی سو فیصد نمائندگی لازمی ہے۔
(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح و تقریب رخصتانہ

خاکسار کی نسبتی بہن عزیزہ راحیلہ تبسم سلمہا اللہ بنت میاں اللہ دتہ صاحب پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد کے نکاح ہمراہ عزیزم مکرم محمد امین صاحب ولد چراغ دین صاحب کیشیئر یو۔ بی۔ ایل کچہری بازار فیصل آباد کا اعلان بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر ۱۰ ستمبر کو مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ نے فرمایا اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔
(حمید احمد خالد انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب نوراللہ مرقدہ
کی وفات پر مرکزی اداروں کا خراج تحسین

ربوہ ۱۴ اکتوبر۔ نامور عالم دین اور مخلص خادم سلسلہ حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کی وفات پر جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں کی طرف سے قرارداد ہائے تعزیت کی شکل میں اظہار غم کیا گیا ہے۔ چند قراردادیں مندرجہ ذیل ہیں۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ خصوصی اجلاس حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف کی افسوسناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت قاضی صاحب کی وفات سے سلسلہ کے نامور خدام میں بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے اور یہ ہمارا عظیم جماعتی نقصان ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس خلاء کو پورا فرمائے۔

حضرت قاضی صاحب صاحب رویا و کشوف بزرگ تھے۔ دعاؤں میں شغف تھا۔ آپ ہر مسئلہ کی گہرائیوں تک بہت جلد پہنچ جاتے تھے۔ اور اپنے تبحر علمی سے اس کا حل اور اس کا جواب سوچ لیتے تھے۔ انداز استدلال بالکل نرالا تھا۔ گفتگو کرنے والے کا جب تک پورا اطمینان نہ ہو جاتا۔ آپ بات ختم نہیں کرتے تھے۔ خشک دلیلیں دینا آپ کی عادت نہیں تھی بات بات میں شگفتگی پیدا کرتے۔ مجلس میں لطائف و ظرائف کے ساتھ احباب کی توجہ کو قائم رکھنا آپ کا خاص وصف تھا۔ آپ نے قریباً ۵۰ کتب تصنیف کیں۔ اور یہ ہر ایک یادگار کتب ہے اور مستند حوالہ جات سے مزین ہے۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

حضرت قاضی صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ممتاز عالم مقرر اور مناظر تھے۔ ہر قسم کے دینی علوم میں بڑا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ جماعت کے مختلف اہم شعبہ جات میں آپ کو دینی خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ مرحوم دینی خدمات کے لحاظ سے جماعت میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو پورا فرمائے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس عاملہ مرکزیہ کا یہ اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اجل عالم باعمل حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی اندوہناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

قاضی صاحب کی وفات پر ہماری وہی کیفیت ہے۔ جس کا اظہار ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمایا تھا۔

العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا بما یرضی بہ ربنا۔

حضرت قاضی صاحب مرحوم نے زندگی کے آخری سانس تک سلسلہ کی جس طرح بے لوث خدمت انجام دیتے رہے۔ وہ ہم سب کے لئے مشعل راہ رہے گی۔ محترم قاضی صاحب مرحوم ایک انتہائی محنتی اور گہرے غور و فکر کے مالک بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو تقریر اور تحریر میں ید طولےٰ حاصل تھا۔ آپ کی چالیس کے قریب تصانیف آپ کے تبحر علمی کی شاہد ہیں۔ اسی طرح آپ کا درس قرآن مجید اور تقاریر کا سامعین پر خاص اثر ہوتا تھا۔ آپ کی جلسہ سالانہ کی تقاریر تو احباب جماعت کو ہمیشہ یاد رہیں گی

مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری رضی اللہ عنہ نور اللہ مرقدہ کی وفات حسرت آیات پر قلبی دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے یہ الفاظ کہنے پر مجبور ہیں۔

وانا بفراقہ لمحزونون تدمع عیوننا و نحن نصبر علی ما فاتنا و نرضی برضاء اللہ تعالیٰ فنقول انا للہ وانا الیہ راجعون

حق یہی ہے کہ

جانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے فضل خاص سے اعلیٰ علیین میں انہیں جگہ دے۔ آمین۔

مرحوم و مغفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمر کے ابتدائی دور میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک وقف زندگی پر لبیک کہا۔ اور اپنے مولائے حقیقی سے اس عہد کو زندگی کے آخری سانس تک نباہا۔ ۸۲ سال کی عمر کے آخری دنوں میں بھی باوجود بیماری کے نظارت تالیف و تصنیف کے فرائض انجام دیتے رہے۔

اردو۔ عربی اور فارسی کے آپ فاضل تھے اور ان پر عبور رکھتے تھے۔ انگریزی زبان میں بھی آسانی سے اپنا مافی الضمیر ادا فرما لیا کرتے تھے۔ اور مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک کتاب کا اردو میں اول ترجمہ کیا ہے۔ قابل رشک مجاہدانہ زندگی کے مالک تھے۔ متقی۔ پرہیزگار اور دعا گو بزرگ تھے۔ امام وقت سے نہایت درجہ خلوص کا رشتہ استوار کیا ہوا تھا اطاعت اور فرمانبرداری ان کی فطرت کا جزو تھا اور قناعت شعار تھے۔

درخواست دعا

۱۔ میرے نانا جان محترم قاضی حسن محمد صاحب سرگودھا میں ایکسیڈنٹ ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نانا جان کی صحت و سلامتی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

عزیز احمد طاہر گول بازار ربوہ

۲۔ میرا لڑکا عزیزم منور احمد متعلم جماعت ہشتم بعارضہ بخار کئی دنوں سے علیل ہے۔ بہت پریشانی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے بچے کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ صحت مند دراز عمر سے نوازے۔

بشیر احمد نسیم بھٹی
پروپرائٹر بھٹی میڈیکل ہال ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

خوشخبری

دھاگہ سلائی۔ بنائی دھاگہ کے ٹی ہر رنگ میں دستیاب ہے۔ تھوک و پرچون خریدنے کے لئے ہم کو یاد رکھیں۔ آپ کا تعاون ہماری حوصلہ افزائی ہوگا۔

پتہ یاد رکھیں:۔ پنجاب سرحد تھریڈ ورکس گل روڈ اکرم کالونی گوجرانوالہ

فوری ضرورت چوکیدار و گھریلو خادمہ برائے لاہور

ایک چوکیدار اور ایک گھریلو خادمہ کی فوری ضرورت ہے۔ اگر میاں بیوی ہوں تو ترجیح دی جائے گی۔ رہائش کی سہولت ہوگی۔ اور تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں

محمد اسلم ایاز کوارٹر نمبر ۵۰
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

فوری ضرورت ہے

چند کوالیفائڈ ڈسپنسروں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ صدر حلقہ/مجلس کی تصدیق ہمراہ لادیں۔

حکیم محمد دین پروپرائٹر ناصر دواخانہ
عقب مسجد احمدیہ شیخوپورہ
محلہ جہانگیر آباد صلاح الدین روڈ
شیخوپورہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴